نظارت بیت المال آمد قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۸ — شمارہ ۱۳

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR QADIAN. PIN. 143516.

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۹ امان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۹ مارچ ۱۹۷۹ء

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۹ مارچ ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی ۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ امان (مارچ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب محترمہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے اپریشن کے سلسلہ میں کل مورخہ ۲۷ مارچ کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت حضرت بیگم صاحبہ کے کامیاب اپریشن کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

# آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کا کرڈاپلی میں کامیاب انعقاد

## صوبہ اڑیسہ کی اکثر مجالس کی شرکت ۔ اخبارات میں تذکرہ

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۷-۱۸ فروری (تبلیغ) کو جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

گزشتہ سال آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ اجتماع سورو کے موقعہ پر کرڈاپلی میں اجتماع ہونا قرار پایا تھا۔ جس کی منظوری محترم جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کر لی گئی تھی۔ اس اجتماع کے لئے صدر استقبالیہ مکرم جناب محمد صدیق صاحب مقرر ہوئے تھے۔ اور مکرم ماسٹر طاہر الدین صاحب قائد کرڈاپلی پر تمام ذمہ داری دی گئی تھی۔ ان کے علاوہ جماعتی طور پر اجتماع کے کام کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ لیکن درمیان میں ایسے حالات پیش آ گئے کہ اجتماع کا انعقاد مشکل ہو گیا۔ محترم صدر صاحب اور مکرم قائد صاحب کی خواہش پر خاکسار کو یہاں بار بار آنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور تمام انتظامات مکمل ہو گئے۔ چنانچہ تمام مجالس کو پروگرام بھجوا دیا گیا۔ اور اجتماع سے قبل کرڈاپلی میں جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے۔

### تشہیر

اخبار "سماج" کی صوبہ اڑیسہ میں سب سے زیادہ اشاعت ہے۔ مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۷۹ء کو اس اخبار میں اجتماع کا اعلان ہوا جس سے کافی تشہیر ہوئی۔ قرب وجوار میں بھی بذریعہ اعلان تشہیر کی گئی۔ اسی طرح جلسہ کے بعد اخبارِ مذکورہ میں تفصیل کے ساتھ رپورٹ شائع ہوئی۔

### جماعت احمدیہ کرڈاپلی

صوبہ اڑیسہ میں کرڈاپلی احمدی آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ تقریباً بارہ صد (۱۲۰۰) افراد پر مشتمل یہ بستی خالصۃً احمدیوں کی ہے۔ الحمدللہ۔

جماعت کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح کی ترقیات سے نوازا ہے۔ یہاں ایک دو منزلہ عالیشان مسجد ہے۔ چند سال قبل محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ نے ایک شاندار خوبصورت منارہ تعمیر کروایا ہے جس سے پانچ وقت اللّٰہُ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے۔ جماعت کے نام کافی جائداد ہے اور ایک مضبوط لوکل فنڈ ہے۔ ایک لائبریری، ایک مدرسہ اور ایک سکول ہے۔ مبلغ کے لئے ایک کوارٹر قائم ہے۔ الحمدللہ۔ سب سے خوبی کی بات یہ ہے کہ جماعت میں اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ رُحماء بینھم کا نظارہ یہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص وایمان میں برکت دے۔ آمین۔

### جلسہ گاہ

مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع وعریض میدان میں جلسہ ہونا تھا۔ اس لئے کرڈاپلی کے احباب وخدام نے دن رات ایک کر کے لکڑی، بانس اور پتوں وغیرہ سے کافی بڑا جلسہ گاہ تعمیر کیا۔ اور رنگ برنگی جھنڈیوں اور پھولوں سے آراستہ کیا۔ سٹیج کے قریب ججوں اور پریس رپورٹروں کے لئے علیحدہ جگہ بنائی گئی۔ جلسہ گاہ کے ایک طرف منارہ الناصر کے کنارے پر جملہ مجالس جو اجتماع میں شریک ہوئے تھے ان کے لئے علیحدہ رنگین جھنڈے نصب کئے گئے تھے۔ جن پر ہر ایک مجلس کا نام جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔ یہ نظارہ بھی قابلِ دید تھا۔

### مہمانوں کی آمد

۱۶ر فروری ۷۹ء کی صبح سے مہمان آنے شروع ہو گئے۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

# پانچویں آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ اجتماع کرڈاپلی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

## احمدیت کے نونہالو اور عزیزو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے بتلایا گیا ہے کہ گزشتہ پانچ سال سے آپ کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے۔ اور اس سال یہ اجتماع ۱۷-۱۸ فروری کو ہو گا۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ بیدار ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آپ کے لئے اور جماعت کے لئے ہر پہلو سے بابرکت بنائے آمین۔

اس موقعہ پر میں آپ کو یہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا تا شریعت کا قیام عمل میں آئے۔ اور دین تازہ ہو۔ گویا حضورؑ کا مشن یہ تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کا حُسن آشکار کیا جائے۔ جہالت اور بد رسومات نے جو پردے ڈال رکھے ہیں ان کو دور کیا جائے۔ اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دیا جائے۔ اس سلسلہ کو قائم ہوئے اب قریباً ۹۰ سال ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں یہ سلسلہ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور وہ دن قریب ہے جب دنیا یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دیکھے گی۔ اور اسلام کے پیغام کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ اُس وقت ہر قوم کو ایسے اُستادوں اور معلّموں کی ضرورت ہو گی جو اُن کو دین کی صحیح تعلیم دے سکیں۔ ہماری نئی نسل کو اس ذمہ داری کو اٹھانے اور کماحقہٗ ادا کرنے کے لئے پوری تندہی، ہمت، توجہ، دعاؤں اور انابت الی اللہ کے ساتھ تیاری کرنی چاہیئے۔ (آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

### لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

# قادیان میں جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السّلام کا بابرکت انعقاد

## محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ولولہ انگیز خطاب کے علاوہ علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مُرتّبہ: جاوید اقبال اختر

قادیان - ۲۵ مارچ - آج ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہؤا - محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

پڑھ کر سُنایا -

اس کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے

### یومِ مسیح موعود علیہ السّلام ۲۳ مارچ کی اہمیّت اور اس کا پس منظر

کے عنوان پر فرمائی - محترم موصوف نے بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثتِ ثانیہ کے لئے پیشگوئی فرمائی تھی - اور بتایا تھا کہ اُمّتِ محمدیہ پر ایک ایسا دَور آئے گا جبکہ ایمان اُٹھ چکا ہو گا اور لوگ اسلام کو بُھول چکے ہوں گے اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ کو مبعوث کرے گا اور اسلام کے تنزّل کے بعد اُس کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایسے دَور میں جب دُنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نمونہ بن چکی تھی، حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور غلبہ کے لئے مبعوث فرمایا - اور آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اسلام کی ترقی اور تجدید و اشاعتِ دین کے لئے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی - اور لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا اور اس دن چالیس آدمیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی - اسی مبارک دن کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ ۲۳ مارچ کے دن جلسہ منعقد کرتی ہے -

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ کی

### حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا منصب اور مقام

کے عنوان پر ہوئی - آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اہم کام يحيي الدّين ويُقيم الشريعة بیان کئے گئے ہیں - اور آپ کا منصب اور مقام اس بات سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موعود اقوامِ عالم اور چودھویں صدی کا مجدّد بنا کر مبعوث فرمایا - اور فتنۂ دجّال و صلیبی فتنہ کو پاش پاش کرکے اسلام کی شان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آپؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا اعلیٰ مقام عطا فرمایا گیا - آپ حَکم و عدل کے نام سے موسوم ہونے کے علاوہ تمام انبیاء کے بروز بنا کر بھیجے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست قوتِ قدسی اور شانِ فیض رسانی کے طفیل آپ مقامِ نبوّت پر فائز فرمائے گئے - اور اس طرح صحیح مسلم کی حدیث شریف کے ظاہری الفاظ بھی پورے ہوتے ہیں جن میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر پکارا گیا ہے - اسی طرح مقرر موصوف نے آپ کے الہامات و تحریرات کی روشنی میں آپ کے منصب و مقام کو واضح کیا -

اس کے بعد اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی، ایڈیشنل ناظر امورِ عامّہ کی ہوئی - آپ کی تقریر کا عنوان

### جماعتِ احمدیہ کا شاندار مستقبل الہاماتِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی روشنی میں

تھا - محترم مولانا صاحب نے جماعتِ احمدیہ کی سابقہ تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج تک جماعتِ احمدیہ کے دُشمن ناکام و نامراد ہوئے ہیں - اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اور ہر مقام پر جماعت کی مدد فرماتا رہا ہے - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سُنائے - جن میں سے بعض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پُورے ہوئے - اور بعض ایسے الہامات بھی تھے جو آئندہ زمانہ اور آنے والی ترقیات سے متعلق تھے - ان الہامات اور تحریرات کی روشنی میں فاضل موصوف نے جماعتِ احمدیہ کا شاندار مستقبل وضاحت سے بیان کیا -

اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا -

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے

### صدارتی خطاب

فرمایا - آپ نے بتایا کہ آج ہم سب بھائی اور بہنیں اُس عظیم دن کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں - جس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی بُنیاد رکھی - اور غلبۂ اسلام اسی برگزیدہ جماعت کے ذریعہ مقدر کر دیا - اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو الہامات کی روشنی میں بتایا کہ یہ کام تیرے ذریعہ اور تیرے نائبین کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا - اور یہ اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ جس کام کے بارہ میں وہ ارادہ کرے وُہ کام ضرور پُورا ہو کر رہتا ہے - آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہامات کی روشنی میں ہی ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی - اور اس سلسلہ میں جہاں بہت سی بشارتیں بھی ہیں وہاں بہت سے ابتلا اور قربانیاں دینا بھی مقدّر ہے -

اللہ تعالیٰ ہم سب کی کمزوریوں کو دُور فرماتے ہوئے ہمیں دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

آخر میں آپ نے سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عُمر - حضرت بیگم صاحبہ سلّمہا اللہ تعالیٰ کے کامیاب اپریشن کے لئے خصوصی درخواستِ دُعا کی - اور اس کے بعد رنگون سے آمدہ دو ٹیلیگرام پڑھ کر سُنائے جن میں محترم محمد شفیق صاحب قیصر نائب وکیل التبشیر ربوہ کی رنگون میں ہی ایک ایکسیڈنٹ کے بعد ہسپتال میں وفات کا ذکر تھا - اور اجتماعی دُعا کرائی - اجتماعی دُعا کے بعد صفیں دُرست کی گئیں - اور مسجد میں ہی آپ نے محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی -

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے دینِ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے -

آمین ثُمّ آمین

## درخواستِ دُعا

(۱) مکرم محمد لطیف شاکر صاحب مقیم لندن کی بیٹی عزیزہ شاہدہ شاکر صاحبہ جو گزشتہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں - اور کافی کمزور ہوگئی ہیں - اگرچہ وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس گھر آگئی ہیں - مگر ابھی ہسپتال کے ہی زیرِ علاج ہیں - احبابِ کرام اس عزیزہ کی جلد صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں - جزاکم اللہ -

خاکسار: محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان

(۲) مکرم شیخ عبدالمجید صاحب سونگھڑہ کا ایک لڑکا دسویں کا اور دوسرا آٹھویں کلاس کا امتحان دے رہا ہے - احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین - موصوف نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں اور مبلغ بیس روپیہ درویش فنڈ میں بھجوائے ہیں - فجزاہُ اللہ تعالیٰ -

مینیجر بدر قادیان

خطبہ جمعہ

# اس زمانہ میں دُنیا کو جو خُدا تعالیٰ سے دُور ہو چکی ہے خدا تعالیٰ کی طرف واپس لانیکا کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے

# اس لئے جماعت کو دوسروں کیلئے نمونہ بننا چاہیئے اور نمونہ بننے کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہو

## احباب جماعت کو چاہیئے کہ جہاں وہ دُنیوی علوم حاصل کریں وہاں قرآنی علوم بھی سیکھیں تا خُدا تعالیٰ کا پیار انہیں حاصل ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ امان ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲ مارچ ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن عظیم نے اللہ تعالیٰ کے ذکر پر، ذکر باری پر، خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ بعض مقامات میں تفصیل سے بعض باتوں کا ذکر کر کے انسان کو خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بعض آیات میں اصولی تعلیم بیان کی اور اس بنیادی حقیقت کی طرف انسان کو متوجہ کیا ہے۔ سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (آیت ۱۱)

اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور اس کے نتیجہ میں ہی تمہیں کامیابی ملے گی۔

قرآنی تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ انسانی زندگی کی کامیابی یہ ہے کہ انسان

## خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق

اپنی زندگی گزارے اور یہ کوشش کرے کہ اس کی جو صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں یا جو خدا تعالیٰ نے اس کے اندر صفتیں پیدا کی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا رنگ چڑھے۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جو جلوے اس دنیا میں ظاہر ہوئے یا ہوتے ہیں۔ ان کی معرفت ہمیں حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے فعلی جلوے ہیں جس سے یہ کائنات وجود میں آئی۔ جس کے نتیجہ میں ہر دو جہان قائم ہیں اور جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز کے اندر بے شمار خاصیتیں پائی جاتی ہیں اور ان خواص میں مرورِ زمانہ کے ساتھ زیادتی ہوتی چلی جارہی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج سے دس ہزار سال پہلے جو گندم زمین پیدا کرتی تھی اس کی صفات اور جو گندم آج زمین پیدا کررہی ہے اس کی صفات میں کتنا فرق ہے۔ کیونکہ اس عرصہ میں صفاتِ باری کے نئے جلوؤں نے صفاتِ گندم میں زیادتی پیدا کی ہے۔ معرفت ذات و صفاتِ باری کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ میں بتا رہا ہوں کہ ہمیں

## خدا تعالیٰ کی صفات

کے جو جلوے ہیں ان کی معرفت حاصل ہو۔ اسی لئے قرآن کریم نے دُنیا کی ہر چیز کو آیت قرار دیا ہے۔ آیات اللہ میں سے اسے ایک چیز قرار دیا ہے۔ بعض جگہ بڑی تفصیل سے ہواؤں کا چلنا، ان کا پانی اُٹھانا۔ یعنی بخارات اُٹھانا۔ پھر بادل بن جانا۔ پھر بادلوں کا برسنا۔ زمین کا روئیدگی اگانا۔ جنسیں پیدا کرنا۔ درختوں کا پت جھڑ۔ بعض موسموں میں پتے جھاڑ دینا۔ نئے اگانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ سب کو آیات کے زمرہ میں قرآن کریم میں رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے جو فعلی جلوے ہیں یعنی جن سے یہ کائنات بنی اور کائنات کی ہر چیز کی صفات میں زیادتی ہوتی چلی جارہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے جو قولی جلوے ہیں جو کامل شکل میں شریعت کے لحاظ سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن عظیم میں ظاہر ہوئے، ان ہر دو کا جاننا۔ پوری طرح معرفت حاصل کرنا۔ پہچاننا۔ سمجھنا۔ اس کی کنہ تک پہنچنے کی کوشش کرنا۔ اس کے

## حُسن سے واقفیت حاصل کرنا

اس کی افادیت کا پتہ لگانا وغیرہ وغیرہ۔ ان چیزوں سے ہمیں خدا کی اور اس کی صفات کی معرفت ملتی ہے۔ سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے:۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا (آیت ۲۳۲)

خدا تعالیٰ کی جو آیات ہیں انہیں معمولی سمجھ کے محل تمسخر اور استہزاء نہ بناؤ۔ کیونکہ اس کے بغیر، ان آیات کے سمجھنے کے بغیر تم خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کئے بغیر تم خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ کا ذکر صحیح رنگ میں کئے بغیر تم حقیقی نجات اور کامیابی اور فلاح نہیں حاصل کر سکتے اپنی زندگی میں۔

اسی آیت میں پھر آیات اللہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ہمارے سامنے یہ مضمون بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (البقرہ آیت ۲۳۲)

آیات اللہ کو محلِ استہزاء نہ بناؤ بلکہ خدا تعالیٰ کی جو مادی دُنیا میں صفات ظاہر ہوئی ہیں۔ اس مادی دنیا میں نعماء باری جو ہیں ان کو سمجھو۔ اور ان کی معرفت حاصل کرو تاکہ ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر سکو تو نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ یہ

## قرآن کریم کے محاورہ میں

جسمانی روحانی ہر دو قسم کی نعمتوں پر بولا جاتا ہے (یہاں چونکہ مقابلہ ہوا ہے ہدایت کے ساتھ، اس لئے صرف دینے تو خدا تعالیٰ کی روحانی نعمتیں اور اس کا کلام بھی بڑی نعمت ہے اور جو انسان کو صلاحیتیں دی گئی ہیں وہ بڑی نعمتیں ہیں) لیکن یہاں چونکہ کتاب و ہدایت کا ذکر بعد میں آیا ہے اس لئے یہاں مراد ہوگی ہر دو جہان کی ہر چیز کا ذکر

"سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ" (الجاثیہ آیت ۱۴)

میں آتا ہے۔ یعنی ہر چیز انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تم ان کے متعلق علم حاصل کرو اور ان کے حُسن کو دیکھو۔ دیکھو کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے بعض چیزوں کو لاکھوں سال پہلے پیدا کیا اس معنے میں ارتقائی دور میں سے گزرنے کے لئے ان میں حرکت پیدا کی اور پھر بعض چیزیں ایسی ہیں جو کئی لاکھ سال کے بعد اس شکل میں آئیں جس شکل میں آج انسان ان سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کی نعمتیں ہیں۔ تمہارا یہ ہیں ان کو یاد کرو اور یاد رکھو اور ان کے علاوہ

وَمَا اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ (البقرہ آیت ۲۳۲)

خدا تعالےٰ نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمہارے لئے

## ایک کامل کتاب نازل کی

ایک ہدایتِ کاملہ تمہیں دی اور ایک حکمت کی کتاب۔ یعنی ایسی شریعت جو فطرت کے مطابق ہے اور بات "حکم" سے نہیں بلکہ حکمت سے منوانی ہے۔ یعنی ہر حکم جو ہے شریعت کا، اس کی وجہ قرآن کریم نے بیان کی کہ یہ حکم تمہارے کس فائدے کے لئے ہے۔ اس لئے تمہیں یہ حکم دیا گیا ہے۔ یہ تمہارے اوپر کوئی چٹی نہیں ہے۔ کوئی بیگار نہیں لی جا رہی تم سے جس کو قربانی کہا جاتا ہے وہ تم

## اپنے نفس کیلئے قربانیاں

دے رہے ہو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا۔ تمہاری نسلوں کو پہنچے گا۔ کسی چیز سے تمہیں محروم نہیں کیا جا رہا۔ جو مال کی مثلاً قربانی ہے اس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ خدا مال کو لیتا ہے تاکہ بڑھا کر واپس دے۔ غرض قرض نہیں رکھتا وہ (یہ عجیب قربانی ہے کہ پانچ روپے لئے اور پانچ سو دے دیئے اور انسان کہے کہ ہم نے خدا کی راہ میں بڑی مالی قربانیاں دے دیں) مگر یہ اس کی شان ہے جو سب سے بڑا ہے کہ وہ اسی کو قربانی سمجھتا اور اپنے پیار سے اپنے بندے کو نوازتا ہے۔

تو انسان خدا کا جو ذکر کرتا ہے وہ صحیح ذکر صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کی صفات کا علم ہو اور صفات کے علم کے لئے ہر قسم کی تحقیق (علمی تحقیق جو ہے وہ) ضروری ہے۔ یعنی جو خدا نے پیدا کیا اس کی عظمت جاننے کی کوشش کرنا اس کی جو پیدائش ہے اس کے دستِ قدرت سے جو چیز نکلی ہے اس میں بھی بڑی عظمت ہے۔ اس میں بھی بڑا حُسن ہے۔ اس میں بھی بڑی افادیت ہے اور یہ

## خدا تعالےٰ کا بڑا احسان ہے

کہ اس نے ہر ضروری چیز کو پیدا کیا۔ جب تک ان چیزوں کا علم نہ ہو صحیح طور پر انسان اپنی فطرت پر اپنی صفات پر اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ چڑھا نہیں سکتا۔ تو خالی یہ نہیں کہا کہ ذکر کرو بلکہ ذکر کا طریقہ بھی بتایا کہ ذکر کا مطلب یہ ہے۔

ایک بچے کا سبحان اللہ کہنا ذکر کی ابتداء تو کہلا سکتا ہے مگر ذکر نہیں کہلا سکتا۔ یا ایک کم علم اور ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرنے والے بالغ انسان کا سبحان اللہ کہنا ثواب تو ہے لیکن خدا تعالےٰ جس رنگ میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہے وہ پیار اس کو تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب وہ خدا تعالےٰ کے حُسن اور اس کے رنگ کو پہچانے اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اور اس کی رفعت اور اس کی شان جو ہے اور اس کی قدرتوں کے جو جلوے ہیں اور ان میں جو حُسن ہے اور جو احسان خدا تعالےٰ بے شمار شکلوں اور صورتوں میں ایک فردِ واحد کی ذات پر کر رہا ہے اس کا علم اسے حاصل ہوتا ہے۔ تب اس کے دل میں

## خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک چشمہ

پھوٹتا ہے جس سے وہ بھی سیراب ہوتا ہے اور اس کا خاندان اور نسل بھی

سیراب ہوتی ہے اور بہت سارے دوسرے بھی اس سے فائدہ اُٹھانے والے بن جاتے ہیں۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ جو دنیوی علوم ہیں ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ دنیوی علوم کی ہر برانچ ہر شعبہ کا جاننا اس لئے ضروری ہے کہ اگر تم مومن ہو اور خدا کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہو تو جب تک تمہیں ان باتوں کا علم نہیں ہوگا تم خدا تعالےٰ کی صحیح معرفت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً ستاروں کا علم ہے افلاک کا علم ہے۔ تو یہ سمجھنا کہ رات کو بچے بھی دیکھتے ہیں۔ بچپن میں میرے خیال میں ہر بچہ کبھی سوچتا ہوگا کہ میں گنوں کتنے ستارے مجھے نظر آ رہے ہیں جو گن نہیں سکتا۔ بالکل چھوٹی عمر میں بعض بچے کہہ دیتے ہیں (ماں یا باپ کو) کہ مجھے یہ ستارہ لا کے دو۔ یعنی ان کو پتہ کچھ نہیں ہوتا لیکن نظر آ رہا ہے۔ لیکن جب تک افلاک کا یہ علم نہ ہو کہ کس قدر وسعت خدا تعالےٰ کی اس پیدائش میں ہے جس کو ہم زمین و آسمان کہتے ہیں۔ اب تک جو علم انسان نے

## بہت دور دیکھنے والی دوربینیں

ہیں ان سے حاصل کیا ہے اور وہ سائنس کے نئے طریقے ہیں۔ وہ جو پہلے شیشے سے دیکھنے والے طریقے تھے وہ اب نہیں رہے۔ بہت زیادہ آگے بڑھ چکا ہے انسان۔ جو اب تک معلوم کیا وہ بھی یہ ہے کہ اس ہر دو جہان میں۔ ان آسمانوں میں بے شمار ایسے قبائل ہیں۔ ستاروں کے بے شمار ایسے قبیلے ہیں جن کو یہ Galaxies (گیلیکسیز) کہتے ہیں گیلیکسی ستاروں کے ایک ایسے قبیلے کا نام ہے جو اپنا ایک علیحدہ وجود رکھتا ہے اور بے شمار سورجوں پر مشتمل یہ قبیلہ بحیثیت مجموعی ایک نامعلوم جہت کی طرف حرکت کر رہا ہے اور دوسروں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جو دوسری گیلیکسیز دوسرے قبائل ہیں ان کا ایک مستقل وجود ہے۔ قبیلے ہونے کے لحاظ سے اور قبیلہ ہونے کے لحاظ سے۔ اس کے اندر اَن گنت (یعنی جس کو انسان گن نہیں سکا) سورج ہیں اور ان سورجوں کے گرد ستارے گھوم رہے ہیں۔ تو

## سورج بھی اَن گنت ہیں

تو جو ان کے ساتھ ستارے مل جائیں تو ان کی تعداد کیا بن جاتی ہے۔ بے شمار گیلیکسیز، بے شمار قبائل ہیں ہر گیلیکسی میں بے شمار سورج ہیں اور پھر حرکت کر رہے ہیں یہ۔ اور ان کی حرکت متوازی نہیں، بلکہ ہر آن ایک دوسرے سے پرے ہو رہا ہے۔ ہر قبیلہ ہر گیلیکسی۔ اور ان کے درمیان میں ان کا فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے اور سائنسدان کہتے ہیں کہ جب دو گیلیکسیز میں یعنی ستاروں کے ایسے قبیلے میں جس کے اندر بے شمار سورج ہیں جن کے گرد دوسرے ستارے پھر رہے ہیں۔ اتنی جگہ ہو جائے کہ ایک گیلیکسی بے شمار ستاروں کی وہاں سما سکے تو وہاں کُنْ فَیَکُوْنُ سے ایک نئی گیلیکسی (ستاروں کا قبیلہ) پیدا ہو جاتی ہے۔ بے شمار سورجوں پر مشتمل ایک نئی گیلیکسی وہاں پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ کہنا کہ اس علم کی ایک مومن متقی کو ضرورت نہیں غلط بات ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ نہیں لَا تَتَّخِذُوْا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا خدا تعالےٰ کی مخلوق جو ہے اس کی گہرائیوں میں جو جاتے ہیں وہی معرفت صفاتِ باری حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر آدمی تو ان گہرائیوں میں جا نہیں سکتا۔ اتنا بڑا علم ہے یہ۔ اور اس میں پھر

## خدا کی ایک اور شان

نظر آتی ہے۔ پھر ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ یہ ساری بے شمار گیلیکسیز (اَن گنت قبائل جو ہیں یہ) قانون کی پابندی کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کے لئے جو قانون اور قواعد بنائے ہیں۔ ان کے پابند ہیں۔ آپس میں نہ لڑتے ہیں نہ جھگڑتے ہیں۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ ایک قبیلہ کا ستارہ دوڑ کے دوسرے قبیلہ میں چلا جائے یا اُدھر کا اِدھر آ جائے۔ یا ایک دوسرے

کو نقصان پہنچائیں۔ بلکہ جو حکم ہے وہ کر رہے ہیں۔ اور پھر یہ کہ (ایک تو نئی گیلیکسیز پیدا ہو رہی ہیں) جو موجود ہیں۔ ان کی صفات میں زیادتی ہو رہی ہے۔ خداتعالےٰ کی صفات کے جلووں کے نتیجہ میں جس شخص کو صرف اتنا علم ہی حاصل ہو جائے باقی (سمجھیں آپ) بالکل اندھیرا ہے صرف یہ روشنی اس کے سامنے آئی ہے اپنے رب کے متعلق۔ تب بھی اس کے دل سے نکلتی ہے تکبیر کہ

## خُدا سب سے بڑا ہے

بڑا بلند ہے اور سبحان اللہ۔ ایسا قانون بنا دیا کہ جتنا گہرائیوں میں بھی جاؤ یہ پتہ لگتا ہے کہ کوئی عیب اس کے فعل میں نظر نہیں آتا۔ اور کوئی تضاد ہمیں وہاں نظر نہیں آتا۔ قرآن کریم میں کئی جگہ کہا ہے۔ سورۂ ملک میں بھی ہے کہ خداتعالےٰ کی صفات اور انہی کے جلووں میں تمہیں کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ یہ بڑا لطیف مضمون ہے۔

ایک ہے سائنس۔ آپ یہ کہیں گے کہ ہر ایک کیسے ہر سائنس پر عبور حاصل کرے۔ ایک ہے وہ سائنس جس کی تحقیق میں ایک جماعت سائنسدانوں کی مشغول ہوتی ہے۔ اور بڑے پیسے خرچ کرتی رہی ہے دنیا۔ انتہائی قیمتی آلات بناتے ہیں مثلاً ستاروں کا جو یہ علم ہے اس کے لئے کروڑوں کروڑ ڈالر کا انہوں نے دوربینیں بنائی ہیں۔ ستاروں کو دیکھنے کے لئے۔ ہر علم کی ان باریکیوں اور گہرائیوں میں تو ہر انسان نہیں جا سکتا لیکن جہان کے اندر بنیادی اصول کام کر رہے ہیں وہ ہمیں ایک دوسرے سے سیکھنا چاہیئے تاکہ خداتعالےٰ کی عظمت اور جلال کا جو سایہ ہے وہ ہماری روح کے اوپر پڑے۔ اور ہم بھٹکنے سے محفوظ ہو جائیں۔ پھر ایٹم کی طاقت ہے۔ ایک ذرّے کے اندر اتنی طاقت۔ خداتعالےٰ نے بند کر کے رکھ دی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایک طرف وسعت اتنی کہ گیلیکسیز کا شمار نہیں اور ہر گیلیکسی میں اتنے سورج کہ کسی ایک گیلیکسی کے سورجوں کی تعداد کا بھی ہم پتہ نہیں لگا سکے۔ اور دوسری طرف ایک ذرہ (ایٹم) لے لو اس کے اندر اتنی طاقت خداتعالےٰ نے بند کی ہوئی ہے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے اس کی طاقت جو ہے وہ انسان کو فائدہ بھی پہنچا رہی ہے۔ لیکن غلط استعمال کے نتیجہ میں ہلاکت کا بھی سامان پیدا کر رہی ہے۔ خداتعالےٰ کا اگر ذکر کرے انسان یعنی یہ علم جب اس کے سامنے آئے۔ اور ساتھ ہی خداتعالےٰ کی عظمت اور

## خُداتعالےٰ کی معرفت

بھی اسے حاصل ہو اور عظمت کا جلوہ بھی اس پر ظاہر ہو تو پھر وہ سمجھے گا کہ خدائے قادر و توانا نے جو یہ عظیم چیز پیدا کی ہے اس سے خدا کی مخلوق کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں چاہیئے۔ لیکن اندھی دنیا جو خدا کی معرفت حاصل کرنے کی بجائے خدا کے بندوں کو دکھ دینے کے سامان پیدا کر دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے دماغوں کو ہدایت عطا کرے۔ خدا ایسے سامان پیدا کرے کہ سارے ہی انسان خداتعالےٰ کی معرفت حاصل کرنے والے ہوں۔ گیلیکسیز کے متعلق ابھی جو میں نے آپ کو بتایا۔ اس کے نتیجے میں جب انسان کے سامنے یہ باتیں آئیں تو اس میدان کے سائنسدانوں میں سے ایک حصہ جو پہلے دہریہ تھا۔ انہوں نے کہا اب ہمیں خداتعالےٰ کی ہستی پر یقین آگیا ہے۔ یہ جو نئی گیلیکسیز پیدا ہوئیں تو یہ چیزیں سائنس دانوں کو اس طرف لا رہی ہیں۔ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا یعنی خداتعالےٰ کی جو آیات ہیں (اور خداتعالےٰ کے دست قدرت سے پیدا ہونے والی ہر چیز قرآن کریم کی اصطلاح میں خداتعالےٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ نشان ہے۔ ایک ایرو (arrow) ہے جو خداتعالےٰ کی ذات کی طرف اور اس کی صفات کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے) ان کو محلِ استہزاء نہ بناؤ کہ تم خدا کی طرف آنے کی بجائے اس سے دور ہونے لگ گئے بلکہ ان چیزوں کو ذریعہ بناؤ خداتعالےٰ کی صفات کے سمجھنے اور خداتعالےٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی معرفت حاصل کرنے کا۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں یہ

## ایک عظیم ہدایت

خداتعالےٰ نے (مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ) نازل کی ہے جو حکمت سے پُر اور دلیل دے کے انسانی عقل کی تسلی کرتی اور اسے سمجھاتی ہے کہ تمہارے فائدے کے لئے یہ سارے احکام دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جس طرح تمہارے فائدے کے لئے ہر دو جہان کی ہر چیز پیدا کی گئی ہے یعنی ایک ہی خدا دنیا کی ہر چیز کو انسان کے فائدے کے لئے پیدا کرے اور اس کے متعلق انسان سمجھے کہ جو اس نے اپنی وحی کے ذریعہ شریعت اور ہدایت نازل کی اس کا کوئی حکم انسان کو دکھ دینے کے لئے ہے یا اس کے فائدے کے لئے پیدا کرے اور اس کے متعلق انسان سمجھے کہ جو اس نے اپنی وحی کے ذریعہ شریعت اور ہدایت نازل کی۔ اس کا کوئی حکم انسان کو دکھ دینے کے لئے ہے یا اس کے فائدے میں نہیں ہے یہ تو ایسی نامعقول بات ہے کہ میرے خیال میں اگر سمجھایا جائے تو ایک بچے کو بھی آسانی سے سمجھ آجائے گی یہ بات۔ اتنی بڑی دنیا جس کے ایک حصے، چھوٹے سے نقطے کا میں نے ذکر کیا ہے وہ تو اس نے پیدا کی انسان کے فائدہ کے لئے اور بے شمار چیزیں ایسی بنا دیں کہ انسان فائدہ ان سے حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ اور نئی سے نئی چیز اس کے علم میں آتی ہے اور اس کو پھر افسوس ہوتا ہے کہ میں نے پہلے کیوں نہیں یہ علم حاصل کیا۔ پہلے اس سے فائدہ حاصل کر لیتا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو اس نے انسان کی ہدایت کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل شریعت نازل کی۔ وہ انسان کے فائدے کے لئے نہیں یا اس میں کوئی ایک بھی ایسا حکم ہے جو اس کے فائدے کے لئے نہیں۔ یہ نامعقول بات ہے۔ انسانی عقل۔ انسانی فطرت اسے قبول نہیں کرے گی۔ اس واسطے خداتعالےٰ نے اس آیت میں پہلے

## دُنیا کی نعماء کا ذکر کیا

کہ ہر چیز انسان کے فائدے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ خداتعالیٰ نے کہا۔ دیکھو ہر چیز جو ہے وہ نعمت کے طور پر پیدا ہوئی ہے۔ تو اس سے تمہیں نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ۔ اس کی طرف سے آنے والی کامل ہدایت بھی خداتعالےٰ کی طرف ہی لے جانے والی ہے وہ بھی ایک نعمت روحانی ہے اس کو ہم ہدایت، شریعت، حکمت، اس کو ہم ایک حسین تعلیم۔ اس کو ہم انسان کو ایک بہترین انسان بنانے والی اس کو ہم ایک وحشی کو متمدن، متمدن کو با اخلاق، با اخلاق کو روحانی انسان بنانے والی تعلیم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح دنیا کی ہر چیز سَخَّرَ لَكُمْ کے ماتحت انسان کے فائدے کے لئے ہے اسی طرح قرآن کریم کا ہر حکم انسان کے فائدے کے لئے ہے۔ اور جو شخص یہ نہیں سمجھتا وہ بدقسمت اور محروم ہے کہ خداتعالےٰ اسے دینا چاہتا ہے اور وہ لینے سے انکار کر رہا ہے۔

مگر اس زمانہ میں یہ اندھی دنیا خدا سے دور جا چکی ہے اور خدا کی طرف واپس انہیں لے آنے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے اور اس کے لئے جماعت کو نمونہ بننا چاہیئے اور

## نمونہ بننے کے لئے ضروری ہے

کہ خداتعالےٰ کی معرفت انہیں حاصل ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیوی علوم بھی سیکھیں اور قرآن کریم کے علوم بھی سیکھیں اور خداتعالےٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس کے پیار کو پائیں اور جو پیار کے

داد آپؐ نے محض اپنی رحمت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے اوپر کھولے وہ در ان کی زندگی میں عملاً ان پر کھلے ہوں اور خدا تعالیٰ کا ہر رنگ کا پیار انہیں ملے۔ خدا جب پیار کرتا ہے سچی خوابیں بھی دکھاتا ہے۔ بولتا بھی ہے اپنے بندے سے

## بڑا پیار کرنے والا ہے ہمارا ربّ

اور ہمیں خدا کے لئے۔ اس کی مخلوق کو راہِ راست پر لانے کی خاطر جو ان سے ہو سکتا ہے وہ کریں۔ ہر قسم کی وہ کوشش کریں اور جن کو ہم قربانی کہتے ہیں اور ایثار کہتے ہیں اور کہتے ہوئے شرم بھی آتی ہے مجھے۔ اپنے متعلق بھی اور آپ کے متعلق بھی کہ جس خدا نے یہ کہا کہ میں تم سے مال اس لئے لیتا ہوں کہ بڑھا کر تمہیں واپس کردوں۔ اس مال کو جو وہ لیتا ہے ہم یہ کہیں کہ خدا کے لئے ہم نے کوئی قربانی دی تو ایسا تو خیال بھی نہیں آنا چاہیئے۔ ہم اس کو خوش کرنے کے لئے اس کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ خدا ہماری امید کے مطابق ہمیں اپنا پیار دے گا اور ہمیں اس قابل بنائے گا کہ اس زمانہ میں جو ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے ہم اسے نباہنے والے ہوں۔ آمین ؎

---

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ رمارچ ۱۹۷۹ء

ربوہ ۹ رامان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۲۰ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ٥ (یعنی اے محمدؐ! ہم نے تجھے یقیناً خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بناکر حق اور راستی کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور دوزخیوں کے متعلق تجھ سے کوئی باز پرس نہ کی جائے گی) کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرکے ثابت فرمایا کہ اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے۔

حضور نے واضح فرمایا اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یا اَصْحٰبُ النَّار کی اصطلاح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بعض دوسری آیات (المائدہ آیت ۱۱، النساء آیت ۱۴۶ اور البقرہ آیت ۲۱۸) میں تین گروہوں کے لئے استعمال کی ہے۔ ایک کفر کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے، دوسرے نفاق کی راہوں پر چلنے والوں کے لئے اور تیسرے ارتداد اختیار کرنے والوں کے لئے۔ اس لحاظ سے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۲۰ میں وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ فرماکر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تبلیغ کا حق ادا ہوجانے کے باوجود کفر پر اڑا رہتا ہے یا ظاہری طور پر ایمان لاکر اپنی مرضی سے نفاق کی راہ پر چلنے لگتا ہے یا ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کرکے کفر کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے اور اس طرح اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ میں جا داخل ہوتا ہے تو ان تینوں صورتوں میں اس کے اس فعل کی باز پرس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ آپؐ کا کام صرف پیغام حق کو پہنچا دینا ہے۔ اس کی آپؐ کو اجازت نہیں دی گئی کہ آپؐ لوگوں کو زبردستی اسلام میں داخل کریں یا منافقوں کو نفاق کی راہیں اختیار کرنے سے بالجبر روکیں۔ یا اگر کوئی شخص ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کرتا ہے تو اسے ارتداد اختیار نہ کرنے پر مجبور کریں۔ یہ اس لئے کہ نہ آپؐ کو اور نہ کسی اور کو لوگوں کے دلوں پر تصرف کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ وہ اگر چاہے تو دلی طور پر ایمان لاکر حقیقی معنوں میں مومن اور جنت کا مستحق بن جائے اور اگر چاہے تو کفر پر ہی جما رہے۔ اگر چاہے تو ارتداد اختیار کرلے اور اس طرح اپنے آپ کو خدائی عذاب کا مستحق بنا لے۔ یہ اختیار انسانوں کی کامل مذہبی آزادی کا آئینہ دار ہے۔

حضور نے اس امر کی تائید میں کہ وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ کی آیت کامل مذہبی آزادی پر دلالت کرتی ہے۔ قدیم عربی تفاسیر کے متعدد حوالے پڑھ کر سنائے اور اسی طرح ثابت فرمایا کہ متعدد قدیم مفسرین نے اس آیت سے یہی استنباط کیا ہے کہ اسلام میں جبر کی گنجائش نہیں ہے۔ نہ کسی کو زبردستی مسلمان بنایا جاسکتا ہے نہ کسی کو زبردستی منافق بننے سے روکا جاسکتا ہے اور نہ کسی کو ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار نہ کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے ؎

(الفضل مؤرخہ ۱۰/۳/۷۹)

(۲)

## فرمودہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۶ رامان۔ جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ کئی سال ہوئے میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت میں جو اخوت اور برادری قائم کی ہے اور جس طرح اسے بنیان مرصوص بنا دیا ہے اس کے نتیجہ میں ایک ذمہ داری ہر احمدی پر یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اس امر کا ہمیشہ خیال رکھے کہ اس کے ہمسایہ میں یا اس کے محلہ اور ماحول میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو رات کو بھوکا سوئے۔ قرآن نے چونکہ ایک دوسرے کو نیک کاموں کی یاد دہانی کرانے کا حکم دیا ہے اس لئے میں ایک دفعہ پھر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا گزشتہ ڈیڑھ دو ماہ میں ہمارے ملک میں اس قسم کا موسم رہا ہے جو بعض علاقوں میں فصلوں کو اگانا اور انہیں سرسبز و شاداب کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اسی کے اذن سے فصلیں اچھی بھی ہوتی ہیں اور خراب بھی ہوتی ہیں۔ ہماری جماعت چونکہ قبولیت دعا پر یقین رکھتی ہے اور اس کی شاہد ہے اس لئے ہمیں ایک تو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی فصلوں کو اتنا اچھا کردے کہ ان سے ملک کی ساری ضرورتیں پوری ہوجائیں اور ہمیں دوسروں کے سامنے مدد کے لئے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں۔ اور دوسرے اگر کسی جگہ اجناس کی کمی محسوس ہو تو کسی جگہ بھی کوئی ایسا احمدی نہ ہو جو بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہو۔

حضور نے فرمایا میں نے جو یہ تحریک کی تھی کہ کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو رات کو بھوکا سوئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں صرف احمدیوں کی مدد کی تحریک کررہا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو اپنے آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہو اور وہ رات کو بھوکا سوئے لیکن چونکہ بعض اوقات ہماری طرف سے دوسروں کی مدد کرنے کو بھی بعض لوگ فتنہ و فساد کا بہانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا اس لئے میں نے احمدیوں کا ذکر کیا ہے ورنہ اگر فساد کا اندیشہ نہ ہو تو ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کے ہر فرد کی اور بالخصوص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کی مدد کرے۔

حضور نے فرمایا اسلام کی تعلیم نہایت حسین تعلیم ہے وہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے قرآن کریم نے جو یہ فرمایا کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہمیں ہر چیز سے جہاں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی چیز ضائع نہ ہونے پائے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لقمہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی ہدایت دی کہ کچھ بھوک چھوڑ کر کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر ہم حضورؐ کی ان دونوں ہدایتوں پر عمل کریں تو ہمارے روز مرہ کے کھانے سے ہی بہت سے دیگر لوگوں کا پیٹ پالا جاسکتا ہے اور چار کس کا کھانا آٹھ کس کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا محض تدبیر پر بھروسہ کرنا شرک ہے توکل کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ تمام ممکن تدابیر اختیار کرکے پھر عاجزانہ دعاؤں سے خدا کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کے بندوں کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ پس ہر احمدی کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ اس کے ماحول میں کوئی بھوکا نہ رہے۔ ایک مومن کیلئے اپنا پیٹ بھرنے کی بجائے دوسروں کا پیٹ بھرنا زیادہ خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو سمجھنے اور پھر اس پر حقیقی معنوں میں عمل کرنے کی توفیق بخشے ؎

(الفضل مؤرخہ ۱۷/۳/۷۹)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء　　قسط نمبر ۱

# بنی نوع انسان کیلئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ناقابلِ فراموش خدمات

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یوپی

الفضل پُر عظمت عنوان کو خاکسار نے سات حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی ناقابلِ فراموش خدمت یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بنی نوع انسان کو خدا تعالےٰ کا چمکتا ہوا اور روشن چہرہ دکھلایا دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان اور معرفت کا پُر عظمت اور حتمی ذریعہ الہام الٰہی کو بتایا اور اس کا عملی ثبوت پیش کیا۔ سوم یہ کہ روئے زمین پر پائے جانے والے تمام الہامی مذاہب کے نبیوں اور اوتاروں کی صداقت اور عزت و تکریم کا لازوال اصول سمجھایا۔ چہارم یہ کہ حکومتِ وقت کے قانون کا مذہبی بنیاد پر احترام سکھا کر امن کا راستہ دکھایا پنجم یہ کہ مسئلہ جہاد کے غلط تصور کا ازالہ فرما کر اسلام کو صلح آشتی اور امن کا گہوارہ بنایا۔ ششم یہ کہ بلا امتیاز مذہب و ملت تمام انسانوں کے ساتھ سچی ہمدردی کا سبق پڑھایا اور انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ ساتویں ناقابلِ فراموش خدمت یہ ہے کہ نظامِ خلافت کو قائم فرما کر قیامت تک کیلئے روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام انسانوں کو اُمتِ واحدہ بنانے کے لئے ایک عالمگیر پلیٹ فارم مہیا فرمایا امنِ عالم کے لئے یہ وہ ستہ بنیادیں ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھوں سے قرآن کریم کی روشنی میں رکھی گئی ہیں اور آج روئے زمین پر پھیلے ہوئے ایک کروڑ سے زیادہ احمدی اس کے علمبردار ہیں۔

## خدمتِ اوّل

اب ان ناقابلِ فراموش خدمات کی ایک حد تک تفصیل پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان میں سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ تقسیم کردوں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔"

(الاربعین صفحہ ۳)

پس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نوع انسان کے لئے یہ عظیم اور ناقابلِ فراموش اور سب سے اہم اور وقیع خدمت انجام دی ہے کہ زندہ خدا کا روشن اور چمکتا ہوا چہرہ دنیا کو دکھلایا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج روئے زمین پر بسنے والے انسان ہلاکت آفریں اسلحہ کی وجہ سے ایک بے نظیر تباہی کے کنارے پر کھڑے ہو گئے ہیں اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ دنیا کی بڑی بڑی مادہ پرست حکومتیں امن اور شانتی قائم کرنے کے لئے بڑی انتھک کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ قومیں جب تک اس بنیادی اصول کی طرف نہ آئیں گی اس وقت تک امن کی جانب نہیں بلکہ اپنی کوششوں کے باوجود ایک بے نظیر ہلاکت کی طرف قدم بڑھائیں گی۔

ہمارا ایمان ہے کہ حقیقی امن تمام دنیا میں قائم ہو کر رہے گا لیکن وہ صرف اور صرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ سے برپا ہوگا حضور فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے .... خبر دی ہے کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب صفحہ ۳)

بہر حال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے نوع انسان کے لئے ایک عظیم اور وقیع خدمت یہ انجام دی ہے کہ زندہ خدا کا روشن اور مطہر اور چمکتا ہوا چہرہ دنیا کو دکھلایا ہے۔

## خدمتِ ثانی

نوع انسان کے لئے دوسری خدمت حضور نے یہ انجام دی اور اپنے وجود کو اس کے لئے دنیا میں پیش کیا کہ خدا تعالیٰ کی سچی معرفت اور پہچان ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے کلام اور الہام سے ہوا کرتی ہے اور یہ ثابت کیا کہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام الہامی مذاہب اس بات سے متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ہی سچا تعلق اللہ تعالےٰ کے ساتھ قائم ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ہمارے ہندو بھائی ویدوں کو خدا کا کلام اور الہام یقین کرتے ہیں۔ عیسائی اور یہودی بائیبل کو خدا کا کلام اور الہام یقین کرتے ہیں اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ٹھاکر ہمرا سدا بولنتا" یعنی ہمارا خدا ہمیشہ ہی کلام کرتا ہے۔ اس متفقہ اصول پر حضور نے امنِ عالم کی بنیاد رکھی اور زریں اصول پیش کیا کہ اصولی اعتبار سے ان تمام الہامی اور مذہبی کتابوں کی سچائی کا تمام انسان اقرار کرلیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مختلف اقوام اور مختلف زمانوں میں نازل ہوتی رہیں جس کے نتیجہ میں سچی روحانیت بنی نوع انسان کو نصیب ہوگی اور مذہب کے نام پر پھیلی ہوئی منافرت محبت اور اتحاد میں بدل جائے گی چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ خدا نے ہمیں جس بات پر قائم کیا ہے اور جس بات کے لئے اپنی پاک کتاب کے ذریعہ سے ہم پر کھول دیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا سچ ہے اور الہام سچ ہے اور یہ کہ وہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ یہ کہ کسی ایک خاص فرقہ یا خاص قوم کا خدا اسلئے اس نے اپنے اس عزیز فیض سے ... ہدایت کا چشمہ ... دنیا کے تمام ... اور ... کیا ہے ... کسی قوم سے بخل نہیں کیا ... اور ایسا ہی ... "

(چشمہ معرفت آخری حصہ صفحہ ۲)

آج اگر اس اصول کو تمام مسلمان ہندو سکھ اور عیسائی اور دوسرے مذاہب والے متفقہ طور پر قبول کرلیں یعنی قرآن و بائیبل اور ویدوں اور باقی مذہبوں کی الہامی کتابوں کو بنیادی اعتبار سے سچا یقین کرلیں تو مذہب کے نام پر فرقہ وارانہ جھگڑوں کا آج خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کے نتیجہ میں ہر مذہب کے سنجیدہ لوگ اس امنِ عالم کے اصول کو سمجھنے لگے ہیں اور جماعت احمدیہ کے کارناموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے وجود کو بھی بڑی تحدی سے پیش کیا ہے فرمایا:-

"میں بھی اس بات میں صاحبِ تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں ہو گیا بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے۔ یہ نہیں کہ اب وہ صفاتِ قدیمہ اس کی معطل ہو گئی ہیں میں قریباً تیس ۳۰ برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اس نے صدہا نشان دکھلائے ہیں جو ہزار ہا گواہوں کے مشاہدہ میں آچکے ہیں اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔"

(پیغامِ صلح صفحہ ۱۳)

## خدمتِ ثالث

نوع انسان کے لئے تیسری ناقابلِ فراموش خدمت حضور نے اس اصول کو پیش کرکے انجام دی کہ زمین کے کناروں تک مبعوث ہونے والے وہ تمام رہنما اور پیشوا جن پر مختلف زمانوں اور مختلف اقوام اور ممالک میں خدا تعالےٰ کا الہام نازل ہوتا رہا ان سب کو متفقہ طور پر تمام مذہبی لوگ سچا یقین کریں یہ بھی ایسا عظیم الشان اصول ہے کہ اس کے بغیر حقیقی طور پر امن قائم نہیں ہو سکتا حضور فرماتے ہیں:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے

والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا جینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفۂ قیصریہ صد)

اسی مجموعی صداقت کے ساتھ حضور نے بعض نبیوں اور اوتاروں کی انفرادی طور پر بھی پاکیزگی بیان فرمائی ہے فرمایا:-

"یہ تو سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا نہیں ہے مگر وہ خدا کا ایک پیارا نبی اور رسول تو تھا اور یہ تو سچ ہے کہ راجہ رامچندر اور راجہ کرشن درحقیقت پرمیشر نہیں تھے مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ دونوں بزرگ خدا رسیدہ اور اوتار تھے خدا کی نورانی تجلی ان پر اتری تھی اس لئے اوتار کہلائے۔"

(سناتن دھرم صد حاشیہ)

مہاتما بدھ کے متعلق فرمایا:-

"اگر تم بدھ نے اس صلح کا ارادہ کیا تھا...... دوسرے ملک کی طرف بدھ نے ہجرت کرکے بڑی کامیابی حاصل کی جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ تیسرا حصہ دنیا کا بدھ مذہب سے پر ہے۔"

(پیغام صلح ص۲۹)

حضرت گورونانک کے متعلق فرمایا:-

"بلاشبہ باوا نانکؒ کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی..

...وہ ہندو قوم اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہ دی اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گذر بھی گیا مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہ کی۔"

(پیغام صلح ص۱۴)

جماعت احمدیہ سال بھر میں جو مذہبی جلسے مناتی ہے ان میں یوم پیشوایانِ مذاہب بھی ایک دن مناتی ہے جس میں ایک ہی سٹیج پر سے مختلف مذاہب کے نبیوں رسولوں اوتاروں اور گوروؤں کی اعلیٰ تعلیم ان کے ماننے والے مذہبی لوگ پیش کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کا یہ قدم ہمیشہ ہی مختلف مذاہب کے درمیان صلح و محبت و اتحاد کا باعث ثابت ہوتا رہا ہے۔

## خدمت رابع

نوع انسان کی چوتھی خدمت حضور نے یہ کی کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حکومت وقت کی اطاعت اور ملکی قانون کی پابندی کا سبق پڑھایا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔"

(ضرورت الامام صد)

اس تحریر سے ثابت ہے کہ اولی الامر منکم کے قرآنی الفاظ میں حضور نے امن عالم کی ایک بے نظیر راہ نوع انسان کو دکھائی ہے جس سے دور حاضر کے مسلمان بھی ناواقف تھے بلکہ مخالف تھے حضور ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:-

"اسلام ہمیں ہرگز نہیں سکھاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہوکر اور اس کے زیر سایہ ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اس کی نسبت بداندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لادیں بلکہ وہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکر نہ کرو جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو تو پھر تم نے خدا کا شکر بھی نہیں کیا۔"

(تحفہ قیصریہ ص۲۳)

اس مقام پر حضور نے قرآن کریم کی آیت هل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی احسان کا بدلہ احسان ہی ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیئے اور حدیث نبوی من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ یعنی جس نے اپنے محسن کا شکر ادا نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بھی نہیں ہو سکتا۔ جبکہ حکومت کے انسان پر بہت احسانات ہیں۔

۱۹۴۷ء میں ملکی آزادی کے ساتھ ساتھ ملک کا بٹوارہ ہوا اور ہندوستان اور پاکستان دونوں حکومتوں کے درمیان منافرت کی فضا قائم ہو گئی اس موقع پر بھی حضرت امام جماعت احمدیہ المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"وفات مسیح موعودؑ سے لے کر آج تک ہمارا یہی مسلک رہا ہے کہ جو احمدی جس حکومت کے ماتحت ہو اس کی فرمانبرداری کرے خواہ وہ انگلستان کا احمدی ہو خواہ امریکہ کا احمدی ہو خواہ کسی اور ملک کا..... ہندوستان میں رہنے والے احمدی انڈین یونین کی پوری پوری تابعداری کریں گے۔"

(الفضل ۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:-

"پس خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق تم اس حکومت کے فرمانبردار رہو جس حکومت میں تم بستے ہو یہی احمدیت کی تعلیم ہے جس پر ستاون سال سے ہم زور دیتے چلے آرہے ہیں یہ تعلیم آج کل کے حالات سے بدل نہیں سکتی اور نہ آئندہ کے حالات سے بدل سکتی ہے۔ دنیا میں کبھی امن قائم ہو نہیں سکتا جب تک اس تعلیم پر عمل نہ کیا جائے کہ ہم ایک ملک میں بسنے والے حکومت کے فرمانبردار رہیں اور اس کے قانون کی پابندی کریں کوئی اس تعلیم کو مانے یا نہ مانے مگر احمدی جماعت کا فرض ہے کہ ہمیشہ اس تعلیم پر عمل پیرا رہے۔"

(الفضل ۳ر جنوری ۱۹۴۸ء)

اس اصول کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قدر اہمیت دی ہے کہ حضور فرماتے ہیں:-

"ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہنا اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو واحد لاشریک جاننا اور اس کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا...... دوم یہ کہ تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی سے پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم سے کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا سوم یہ کہ جس حکومت کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے..... اس کی سچی خیرخواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۱۴۸)

آج دنیا میں جو اسٹرائیکوں اور ہڑتالوں کا سلسلہ چل رہا ہے اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اس کے نتیجہ میں حکام اور عوام کے درمیان ٹکراؤ اور تصادم کی خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بڑی خطرناک قسم کی بے چینی ملک و قوم میں پھیل جاتی ہے اگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ اصول مان لیا جائے کہ جس حکومت میں رہیں اس کے قانون کو نہ توڑیں اور اس کی اطاعت کریں تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے اور خدائی وعدوں کے مطابق بالآخر ایسا ہو کر رہے گا۔ جناب حیرت سنگھ صاحب جرنلسٹ مشہور اخبار "ہندوستان ٹائمز" ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۱ء میں لکھتے ہیں:-

"سیاسی لحاظ سے جماعت احمدیہ کا یہ اصول اور طریق ہے کہ احمدی جس ملک یا علاقہ میں بھی رہتے ہیں وہاں کی قائم شدہ حکومت کے وفادار رہتے ہیں اور ہر رنگ میں ملک کے قانون اور دستور کی اطاعت کرتے ہیں یہ بات ان کے بنیادی اصول اور مذہبی عقائد میں شامل ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور کسی صورت میں بھی اسٹرائیک (ہڑتال) تحریک عدم تعاون یا کسی بغاوت یا غیر قانونی کاروائی میں شامل نہ ہوں۔"

پس نوع انسان کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ ایک ناقابلِ فراموش اور عظیم خدمت ہے اور حضور نے حکومت وقت اور اس کے قانون کی اطاعت سکھا کر عالم انسانیت کو حقیقی امن کی راہ دکھائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے یہ اصول پھیلتا جائیگا اور حقیقی امن کے امکانات روشن ہوتے چلے جائیں گے انشاء اللہ —— (باقی)

# آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ (۱)

خدام بسوں - موٹروں - سائیکلوں کے ذریعہ اور پیدل آتے چلے گئے - چنانچہ رات کے ۱۱ بجے تک کرڈاپلی میں اچھی خاصی چہل پہل شروع ہو گئی - خدام ایک دوسرے سے مل کر بے حد مسرور تھے۔

## نماز تہجد و فجر اور درس

تینوں روز نماز تہجد جماعت سے ادا کی گئی - جو مکرم مولوی امان اللہ صاحب پڑھاتے رہے - درس مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر اور مکرم شمس الحق خانصاحب معلم نے دیا -

## وقارِ عمل

پروگرام کے مطابق $\frac{۲}{۲۹}$ ۔۱۷ کی صبح نماز کے بعد مدھوبن (MADHU BAN) قبرستان میں وقارِ عمل کیا گیا -

## پہلا اجلاس

مورخہ $\frac{۲}{۲۹}$ ۔۱۷ کی صبح $\frac{۱}{۲}$ ۸ بجے ناشتہ سے فراغت کے بعد پہلا اجلاس مکرم جناب شیخ قمر علی صاحب دلبہرہ سابق صدر جماعت کی صدارت میں شروع ہوا - مکرم شمس الحق صاحب نے تلاوت کی - خدام مجالس وار خدام کے جھنڈے کے سامنے قطاروں میں کھڑے ہو گئے - محترم صدر صاحب جلسہ نے جھنڈا لہرایا - جونہی خدام کا یہ جھنڈا ہوا میں لہرانے لگا تو نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی - بعدۂ مکرم ماسٹر طاہر الدین صاحب نے تمام خدام سمیت عہد دہرایا - اس کے بعد خاکسار شیخ عبد الحلیم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے - بعدۂ مکرم محمد صدیق صاحب نے اڈریس پیش کیا - دوسرے اجلاس میں مکرم محمد فرقان صاحب سابق صدر پنکال اور تیسرے اجلاس میں مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت کرڈاپلی نے صدارت فرمائی -

مقابلہ کے لئے جماعتوں کو مندرجہ ذیل دو گروپ میں تقسیم کر دیا گیا تھا -

A گروپ —— کیرنگ - کرڈاپلی - کٹک - بھو بنیشور - سونگھڑا - سورو - بھدرک - پنکال تارا کوٹ - موسی بنی -

B گروپ —— کیندرا پاڑا - کوٹ پلہ - نرکاڈں - مانیکا گوڑا - ارکھ پٹنہ - مکتادی پور - غنیچہ پاڑا - تالبرکوٹ - خوردھا - برہمن پور - جگتسر پور - پارا دیپ - تالچر - جھاڑسوگڑا راؤل کیلہ - چودہ کلا سٹی - سرلو -

علمی مقابلے :— اس اجتماع کے لئے مندرجہ ذیل مقابلے رکھے گئے تھے :-

۱ - حفظِ قرآن مجید —— دو سیپارے مکمل
۲ - تلاوت کلام پاک —— ایک رکوع
۳ - اُردو نظم —— ۴ - اُڑیہ نظم
۵ - فی البدیہی تقریر —— A گروپ اور B گروپ کے لئے علیحدہ علیحدہ -
۶ - تقریری مقابلہ —— A گروپ کے لئے - موضوع تھا - "برکاتِ خلافت" - B گروپ کے لئے - "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"
۷ - مقابلہ سالانہ کارکردگی -
۸ - تحریری مقابلہ —— A گروپ کے لئے کشتی نوح تالیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام - B گروپ کے لئے کتابچہ "دینی معلومات" رکھا گیا تھا -
۹ - مقابلہ پیغام رسانی -
۱۰ - مقابلہ ذہانت

ورزشی مقابلے :— اس کے علاوہ مختلف قسم کے ورزشی مقابلے ہوئے - جن میں خدام نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا -

## جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ $\frac{۲}{۲۹}$ ۔۱۷ شام کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ اور مکرم مولوی شمس الحق صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں -

## آخری اجلاس

اس اجلاس میں مہمانِ خصوصی جناب S.D.O صاحب آٹھ گڑھ تشریف لانے والے تھے - اس لئے بہت سے ہندو احباب و معززین و افسرانِ بالا تشریف لائے تھے - اس لئے مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ نے تقریر کی - اور خاکسار نے خدام سے خطاب کیا - بعدۂ مکرم تنویر احمد صاحب اور مکرم شمس الحق صاحب نے تقاریر کیں - جس کو سُن کر جناب S.D.O صاحب بہت خوش ہوئے - اور جماعت کی تعریف کئے بغیر رہ نہ سکے - موصوف نے خدام کے اس اجتماع کو بہت سراہا - اور خوشی کا اظہار کیا - آخر میں آپ نے اپنے ہاتھ سے سرٹیفکیٹ اور انعامات خوشنودی خدام میں تقسیم کئے - اس اجلاس میں مکرم پیرجیول کمار مہرا نے بھی تقریر کی -

تحفۂ قرآنِ مجید اور احمدیہ لٹریچر :— موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خاکسار نے محترم S.D.O صاحب اور وکیل صاحب کو انگریزی قرآن مجید و دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا - جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا - آخر میں مکرم محمد صادق صاحب صدر جلسہ نے سب کا شکریہ ادا کیا - بعد دعا یہ

چوتھا اجلاس رات کے $\frac{۱}{۲}$ ۹ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا - معززین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی -

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا - کھانے پینے کا اچھا انتظام تھا - جماعت نے اپنی طرف سے کثیر رقم خرچ کر کے مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ خیال رکھا - اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے - اور ہم سب کو حضرت مصلح موعودؓ کے فرمان پر چلنے کی توفیق عطا کرے - آمین -

# محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کی وفات

ہمارے والد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ و مخلص خادم اور قادیان کے پُرانے لوگوں میں سے تھے - مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۹ء بروز اتوار صبح اڑھائی بجے بعمر ۸۷ سال تقریباً ایک ہفتہ تک صاحب فراش رہنے کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی دختر کی شادی کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اس دن لاہور میں تھے - مگر حضور اسی روز شام کے وقت ربوہ پہنچ گئے اور اس طرح حضور کی اقتداء میں ربوہ کے بے شمار لوگوں نے نمازِ جنازہ پڑھا جس کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا - تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے دُعا کرائی -

حضرت والد صاحب کو جماعت میں عموماً "بی ٹی صاحب" کے نام سے جانا جاتا تھا - سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف نظارتوں میں آپ مدتوں خدمات بجالاتے رہے - لمبا عرصہ تک قادیان کے ہائی سکول میں بطور ٹیچر پڑھاتے رہے - حتیٰ کہ تقسیم سے غالباً دو سال قبل آپ سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تھے کہ آپ ریٹائر ہو گئے - قادیان میں اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ تھے - ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب زمانہ میں دار الفضل میں ہمارا گھر تمام محلہ کے پناہ گزینوں سے پُر ہو گیا تھا - پھر اُنکی حفاظت اور ضرورت کا سارا انتظام آپ ہی کے ہاتھوں میں تھا - غالباً دار الفضل کے محلہ کے آپ آخری آدمی تھے - جنہوں نے تمام لوگوں کو بحفاظت بورڈنگ ہاؤس میں پہنچوا دینے کے بعد محلہ کو خیرباد کہا - پھر آپ پاکستان تشریف لے آئے - اور کچھ عرصہ کراچی میں ملازمت کرنے کے بعد آپ کو حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد اور مرکز کے ساتھ وابستہ رہنے کی عادت ربوہ لے آئی - ویسے بھی حضور کے پیغام کے پیشِ نظر جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ "بی ٹی صاحب ساری عمر میرے ساتھ رہے - اب آپ کراچی میں ہیں اور میں ربوہ میں" - ابا جی تو یہ پیغام ملتے ہی کراچی سے ربوہ تشریف لے آئے - ۱۵ جون ۱۹۵۰ء کو آپ ربوہ آئے اور تا وفات آپ مرکز میں مختلف صیغوں سے معروفِ خدمت دین رہے - خصوصاً جماعت کے انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت تو مدتوں آپ کے پاس رہی - اس رسالہ سے ابا جی کو بہت پیار تھا - اور اس کی اشاعت اور توسیع کے لئے آپ بہت کوشش کیا کرتے تھے - ۱۹۰۶ء میں آپ نے تحریری بیعت کی - اور اُس کے اگلے ہی سال یعنی ۱۹۰۷ء میں آپ ہمارے تایا جی مرحوم چوہدری نعمت اللہ صاحب گوہر کے ہمراہ قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک میں اپنا ہاتھ دے کر بیعت کا شرف حاصل کیا - پچھلے سال آپ نے اپنی کتاب In The Company of The Promised Messiah شائع فرمائی - جو کہ انگریزی دان حلقہ میں بہت مقبول ہوئی ہے - حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے حالات بھی لکھ رہے تھے کہ موت کا پیغام آ گیا - احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے - اور ان کی نیکی - سادگی اور خدمتِ سلسلہ کے جذبہ کو انکی اولاد یعنی ہم بھائیوں میں بھی جاری ساری رکھے - آمین -

خاکسار - منور احمد (گلاسگو) ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم -

# درخواستِ دُعا

میری والدہ محترمہ جو صحابیہ تھیں ۹۱ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئی ہیں انکی بلندی درجات کے لئے - نیز میری اہلیہ صاحبہ ڈیڑھ دو ماہ سے بوجہ علالت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے اور میری بیٹی بھی بوجہ رسولی کے اپریشن کے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے - اور میری صحت بھی اکثر خراب رہتی ہے - ہم سب کے لئے احباب جماعت دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور سب کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے -

خاکسار - خواجہ عبد الستار درویش قادیان

# اُتر پردیش کی بعض جماعتوں میں تبلیغی جلسے

از- مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ کانپور

احباب جماعت احمدیہ کانپور کے مشورے پر بعد منظوری محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ خاکسار نے صوبہ اُتر پردیش کے بعض مقامات کا تبلیغی دورہ کیا- چنانچہ خاکسار کے ہمراہ کانپور سے برادرم مکرم محمد ظفر عالم صاحب سولیجہ وقف عارضی کے سلسلہ میں روانہ ہوئے- اللہ تعالےٰ موصوف کو اجر حسنہ سے نوازے آمین-

مورخہ ۱۷ر جنوری کو خاکسار اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ راٹھ نے جلسہ کی تیاری کروائی- چنانچہ اسی روز مقامی خدام کو ہمراہ لے کر شہر کے مختلف اطراف میں معززین کے گھر جاکر اُن کو لٹریچر دیا گیا اور جلسہ میں آنے کی دعوت بھی دی گئی چنانچہ گیارہ بجے دن سے شام پانچ بجے تک لٹریچر تقسیم کیا گیا- اور ٹھیک آٹھ بجے بعد نماز عشاء جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم محمد انوار صاحب راٹھ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا- بعدہٗ مکرم محمد ظفر عالم صاحب سولیجہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا- اس کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ زمانہ میں اسلام کی پریشان کن حالت اور اُس کا حل پر تقریر کی- اس کے بعد ایک نظم مکرم محمد اکرام صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھی- بعدہٗ عزیزہ افشاں بانو صاحبہ بنت محترم محمد انوار صاحب نے ایک تقریر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر پڑھ کر سنائی- بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ راٹھ کی تقریر پیشگوئیاں حضرت مہدی علیہ السلام کے عنوان پر ہوئی-

مورخہ ۲۲ر جنوری کو سکرا میں جلسہ کا پروگرام رکھا گیا چنانچہ راٹھ سے دونوں مبلغین کے علاوہ سارے خدام و انصار سکرا پہنچے- ٹھیک آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محترم محمد انوار صاحب مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی اور بعدہٗ مکرم محمد اکرام صاحب نے ایک نظم پڑھی اور اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی- تقریر کے دوران جب غیر احمدی مولوی صاحبان سے نہ رہا گیا تو انہوں نے مسجد میں لاؤڈ اسپیکر نصب کر کے قوالیاں لگا دی چنانچہ ایک غیر از جماعت وکیل صاحب گئے اور اُن کو کہا کہ آپ نے یہ کام خلاف تہذیب کیا جبکہ احمدی مقرر اپنی تقریر میں خدا اور رسول کی باتیں سنا رہے ہیں- چنانچہ اُنہوں نے قوالیاں بند کرائیں اور پھر احمدیہ مسجد میں آکر غیر از جماعت کافی احباب نے جلسہ کی کارروائی سُنی- اس کے بعد ایک نظم مکرم عبد الرحیم صاحب نے کلام محمود سے پڑھ کر سنائی- بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تقریر ہوئی- اس کے بعد مکرم محمد ظفر عالم صاحب سولیجہ نے ایک نظم پڑھ کر سنائی- اور صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا-

مورخہ ۲۳ر جنوری کو راٹھ اور سکرا کے احباب پر مشتمل ایک قافلہ سودھا کے لئے روانہ ہوا اور سودھا میں محترم محمد تقی صاحب کے مکان کے سامنے لاؤڈ سپیکر لگا کر جلسہ کا اعلان کرایا گیا مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام موصوف نے اپنے گھر میں کیا اللہ تعالےٰ اجر حسنہ عطا فرمائے-

جلسہ کی کارروائی ٹھیک آٹھ بجے شب زیر صدارت مکرم برادرم محمد ظفر عالم صاحب سولیجہ- مکرم محمد تقی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی- بعدہٗ مکرم محمد یوسف صاحب نے کلام محمود سے منظوم کلام پڑھ کر سنایا- اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی خاکسار نے سیرت النبی صلعم اور وفات عیسیٰ پر تقریر کی- اس کے بعد مکرم محمد محسن صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل کی تقریر ہوئی آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے- اور آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مہدی و مسیح تسلیم کرتی ہے- بعدہٗ محمد تقی صاحب نے ایک نظم پڑھی اور جناب صدر مجلس نے صدارتی تقریر کی- خاکسار نے دُعا کرائی اور جلسہ ختم ہوا-

احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس تبلیغی دورہ کے بہترین نتائج برآمد فرمائے- اور بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے آمین-

# معظم آباد میں جلسہ سیرت النبی صلعم

امسال جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا پروگرام جے پور کی بجائے معظم آباد میں رکھا گیا- اس غرض کے لئے خاکسار ۹؍۱؍۷۹ کو جے پور پہنچا- چنانچہ ہم لوگ، صدر صاحب جماعت احمدیہ جے پور کی قیادت میں چھ افراد ۱۰؍۱؍۷۹ کو مکرم عبد الرؤف صاحب کے مکان پر پہنچے- اس جلسہ میں شرکت کے لئے غیر احمدی بھی تشریف لائے پہلے تو اُنہوں نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے انکار کر دیا- اور پھر کہا کہ اگر احمدی عالم نے اس جلسہ میں تقریر کرنی ہے تو ہم لوگ تقریر نہیں کریں گے- چنانچہ مورخہ ۱۰؍۱؍۷۹ کو غیر احمدی علماء نے جلسہ کیا اور مورخہ ۱۱؍۱؍۷۹ کو جماعت احمدیہ کے افراد نے آپس میں مشورہ کر کے جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا- جس میں تلاوت کلام پاک کے بعد معظم آباد کے ایک مولوی سمی عبد الرحمٰن صاحب نے تقریر کی- اور بعد میں خاکسار کی تقریر ہوئی- خاکسار نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو وضاحت کے ساتھ بیان کئے-

جلسہ کے بعد اس قصبہ کے ذمہ دار افراد خاکسار سے ملے اور بہت خوشی کا اظہار کیا- اگلے دن کافی دیر تک احمدیت کے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی- اس کے بعد ہم جے پور واپس آگئے- جے پور میں بھی بعض دوستوں کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا اور اُن کے سوالات کے تسلی بخش جواب دئے گئے-

اللہ تعالےٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار- بشیر احمد خادم درویش-

# سماندھن میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۶؍۱؍۷۹ کو سماندھن میں ایک تبلیغی جلسہ منایا گیا- جس کی صدارت خاکسار نے کی- مغرب و عشاء کی نماز کے بعد مکرم ڈاکٹر نور محمد صاحب کے مکان پر جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا-

تلاوت قرآن مجید مکرم بہادر خانصاحب سیکریٹری مال نے کی نظم مکرم شمیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے سنائی- پہلی تقریر کلکی اوتار کے زیر عنوان مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب ایم اے صدر جماعت نے کی- دوسری تقریر خاکسار نے اسلام کی افضلیت کے موضوع پر کی- خاکسار نے سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں کی روشنی میں آنحضرت صلعم کا مقام بیان کرتے ہوئے اسلام کی فضیلت بیان کی تقریر کے بعد مکرم صدر جماعت نے سامعین کو سوال و جواب کا موقع دیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مذہب اسلام کے متعلق مختلف سوالات کے جواب دیئے گئے قریباً گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی- یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسے کا انتظام مکرم ڈاکٹر نور محمد صاحب جو مذہباً ہندو ہیں نے کیا- فجزاہ اللہ-

خاکسار- مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ-

# اخبار قادیان

★- محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر منارۃ المسیح کی سفیدی کے سلسلہ میں ایک انجینئر کو ساتھ ہمراہ لے کر مورخہ ۲۵؍۳؍۷۹ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۶؍۳؍۷۹ کو جائزہ وغیرہ لے کر واپس تشریف لے گئے-

★- محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ مورخہ ۱۷؍۳؍۷۹ کو پاکستان میں ڈیڑھ ماہ اپنے رشتہ داروں کے پاس قیام کرنے کے بعد واپس قادیان تشریف لائے-

موصوف محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے تربیتی و تبلیغی دورہ پر چلے جانے کے بعد بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں- جزاہم اللہ تعالیٰ-

★- مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب آف امریکہ مع اہلیہ صاحبہ مورخہ ۲۳؍۳؍۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۷؍۳؍۷۹ کو واپس تشریف لے گئے-

★- مکرم مسعود احمد صاحب نوری مع اہل و عیال لندن سے مورخہ ۲۵؍۳؍۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے- اور مورخہ ۲۷؍۳؍۷۹ کو واپس تشریف لے گئے-

★- مکرم اللہ دتہ صاحب آف انگلینڈ مورخہ ۱۵؍۳؍۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۸؍۳؍۷۹ کو واپس تشریف لے گئے-

★- محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کی اہلیہ محترمہ کو مورخہ ۲۶؍۳؍۷۹ کو اچانک بائیں پہلو پر فالج کا حملہ ہو گیا- مقامی طور پر علاج جاری ہے- اسی طرح محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی اہلیہ محترمہ بھی کافی دنوں سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

★- مکرم محمد حنیف صاحب یعقوب ویسٹ انڈیز سے مورخہ ۱۰؍۳؍۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۲؍۳؍۷۹ کو واپس تشریف لے گئے- اسی طرح مکرم عبد المومن صاحب قریشی کینیا سے مورخہ ۲۰؍۳؍۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے تشریف لائے اور مورخہ ۲۱؍۳؍۷۹ کو واپس تشریف لے گئے-

★- مکرم انصار احمد صاحب تنویر مقیم قطر مورخہ ۲۵؍۳؍۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے-

★- مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں

## اعلان برائے چندہ وقفِ جدید ناصرات الاحمدیہ بھارت

آپ کو اخبار بدر کے ذریعہ معلوم ہوگیا ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے بائیسویں سال کا اور اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ وقفِ جدید کے چودھویں سال کا آغاز فرمادیا ہے۔ اور یہ ذمہ داری بچوں پر ڈالی ہے کہ وقفِ جدید کے بوجھ کو بچے اپنے کندھوں پر اٹھائیں۔ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ ہر بچے کو کم ازکم ایک روپیہ ماہوار وقفِ جدید کے لئے دینا چاہیئے۔

اب قادیان کے دفتر وقفِ جدید میں الگ الگ چندے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس لئے مَیں صدر صاحبات لجنات اماء اللہ بھارت کو اِس اعلان کے ذریعہ اطلاع دیتی ہوں کہ ناصرات الاحمدیہ بھارت کے وقفِ جدید کے وعدہ جات لے کر مکمل فہرست سے دفتر وقفِ جدید کو اطلاع دیں۔ نیز ہر ماہ بچوں سے چندہ وقفِ جدید جمع کرنے کا انتظام کیا جاتا رہے۔ اپنی ماہانہ اور سالانہ رپورٹ ناصرات الاحمدیہ میں اِس چیز کا خاص طور پر ذکر ہو کہ کتنی بچیاں وقفِ جدید میں شامل ہوئیں۔ اور کتنا چندہ وقفِ جدید آپ کی ناصرات کی طرف سے بھجوایا گیا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

## زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اِس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخکنی ہو۔ یہ صرف رُوحانی بیماریوں کی دَوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جملہ صاحب نصاب احبابِ جماعت کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان کے اموال میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین ؏

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

## وِلادت

مورخہ ۱۵ مارچ ۷۹ء کو عزیزم عبدالعزیز صاحب اصغر کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت "مامُون الرّشید" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالعظیم صاحب درویش کا پوتا اور مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی جے پور کا نواسہ ہے۔

اس خوشی کے موقع پر مکرم عبدالعظیم صاحب نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہُ اللہُ تعالیٰ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین ؏

خاکسار: خلیل الرحمٰن
منیجر اخبار بدر قادیان

## درخواستِ دُعا

خاکسار کے والدِ محترم اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے نیز اور بھی بہت سی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ ان کے ازالہ کے لئے تمام بزرگان و احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے ؏

خاکسار: ظفر اقبال بٹ
بریڈ فورڈ (انگلینڈ)

## آل اُڑیسہ خدام الاحمدیہ اجتماع کیلئے حضور ایدہ اللہ کا پیغام

بقیہ صفحہ اوّل

سارے رُوحانی علوم چونکہ قرآن کریم میں ہیں اور اس کے حقائق و معارف سے بہرہ ور ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت کلام (جو سراسر تفسیرِ قرآن ہے) کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو چاہیئے کہ نئے سال کے لئے جو پروگرام بھی آپ بنائیں اس میں اولیت اس امر کو دی جائے کہ جماعت کا ہر فرد خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور دُوسروں کو سکھائے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ سارا سال باقاعدگی سے کرے۔ خدمتِ دین کے لئے اپنی توانائیوں، اوقات اور اموال کو خرچ کرے اور قربانی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اس کے ساتھ ہی دنیوی پہلو نظر انداز نہیں ہونا چاہیئے۔ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان دنیاوی علوم کے حصُول میں بھی امتیاز پیدا کریں۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ۔ یعنی اچھی باتوں میں دُوسروں سے سبقت لے جاؤ۔ اِس ہدایت کے مطابق علوم کے حصُول اور ہر چیز میں نمایاں مقام حاصل کرنا ہر احمدی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اِس زمانہ میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ صرف ہماری زبانوں پر ہی اسلام نہ ہو بلکہ ہمارے اعمال اور سارے کردار میں اسلام کا حُسن اور محبتِ رسول ؐ رچی ہوئی ہو۔ اور عملی شکل میں ہم دُنیا کو دکھا سکیں کہ صحیح اسلام کے حقیقی علمبردار صرف وہی لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں امام آخرالزمان کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔ پس توقع کی جاتی ہے کہ آپ پاکیزہ اخلاق کا عملی مظاہرہ کریں گے۔ ہر قسم کے فتنوں غیر آئینی طریقوں اور خرابیوں سے اجتناب کریں گے اور بنی نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی اور خدمتِ خلق کے طریق کو اختیار کریں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ ہدایت بھی پیشِ نظر رہے کہ ؎

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اِس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

یہ بھی واضح رہے کہ امامِ وقت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا رُوحانی ترقی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ سابق میں مسلمانوں نے نعمتِ خلافت کی قدر نہ کرکے نقصان اُٹھایا۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کو اس نعمت سے نوازا ہے۔ دِل و جان سے اس کی قدر کریں۔ اطاعت، فدائیت اور وفا کا ایسا نمونہ دِکھائیں کہ فرشتے بھی آسمانوں پر آپ کی تعریف کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنی محبت آپ کے دلوں میں ڈالے۔ اپنی رحمتوں کا سایہ سروں پر رکھے۔ اور زندگی کے ہر پہلو میں آپ کو کامیابی عطا کرے۔ آمین ؏

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ نکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

# جماعتوں کی تربیت اور وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار ظاہر فرما چکے ہیں کہ نئی صدی جو عنقریب شروع ہوگی، احمدیت کی اشاعت و غلبہ کی صدی ہوگی۔ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ :-

"ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جماعتِ احمدیہ کی ترقی کی رفتار میں جو تیزی اور شدت پیدا ہو چکی ہے۔ اور جماعت ہر سال پہلے سے زیادہ تعداد میں بڑھتی چلی جاتی ہے، یہ ہر سال ہی پہلے سے زیادہ بڑھتی چلی جائے اور ہماری کسی نسل کی کمزوری کے نتیجہ میں اس میں کمزوری نہ پیدا ہو۔۔۔۔۔۔

آؤ! اب۔۔۔۔۔۔ یہ دُعا بھی کریں کہ آئندہ نسلیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہوں اور ان کو نبھانے والی ہوں۔۔۔۔۔"

(الفضل ۲۲/۲/۷۹)

جماعتیں اس بات کی اہمیت کو سمجھتی ہیں کہ نئی نسل کو تعلیم اسلام و احمدیت سے رُوشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ اور وقفِ جدید سے معلّمین کا مطالبہ کرتی ہیں۔ بہت سے نوجوان وقف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن روپیہ کی کمی حائل ہوتی ہے۔ سات آٹھ معلّمین تمام جماعت کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ اس لئے احباب پر لازم ہے کہ وُہ چندہ وقفِ جدید میں معقول اضافہ فرمائیں اور بقایا جات ادا فرمائیں تا کہ مزید معلّمین وقف میں لئے جا سکیں۔ اور دُعا سے بھی امداد کر کے ممنون فرمائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

# ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت ہذا کے بجٹ (مشروط بہ آمد) کی ایک مد (وظائف امداد کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے۔ اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اور جن کے والدین کی حیثیت کا دائرہ عمل محدود ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد کے تحت حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

ناظر تعلیم قادیان

# اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ر فروری ۷۹ء کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ نور جہاں بیگم کا نکاح ہمراہ مکرم محبوب علی احمد صاحب ولد مکرم شیخ بدار صاحب مبلغ پانچ صد روپے حق مہر کے عوض پڑھا گیا۔ اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے درویش فنڈ پانچ روپے اعانت بدر دس روپے۔ چندہ اخبار بدر -/۱۵ روپے اور دولہن والوں کی طرف سے درویش فنڈ پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ دو روپے ادا کئے گئے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد عبد النبی
سیکرٹری مال گوری دیوی بیٹھ

# درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی محمد کلیم احمد امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے نیز میری اپنی ملازمت کے لئے بھی احباب جماعت دُعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار: محمد سلیم الدین حیدر آباد

# آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیسری آل بنگال احمدیہ مُسلم کانفرنس امسال بھی کلکتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے دو روزہ کانفرنس انشاء اللہ مورخہ ۷-۸ر اپریل ۷۹ء بروز ہفتہ و اتوار ہوگی۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان خصوصاً مغربی بنگال سے اس میں شرکت کی درخواست ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کانفرنس کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ اور سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہوں۔

مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہے۔ البتہ جو دوست اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں، قبل از وقت مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

پتہ :- سلطان احمد ظفر۔ احمدیہ مُسلم مشنری
205 نیو پارک سٹریٹ۔
CALCUTTA —17

خاکسار: محمد نورِ عالم احمدی
امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

# درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرمہ سیدہ حبیبہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم جناب چوہدری مولوی خلیل الدین احمد خان صاحب فاضل نیالی اڑیسہ ان دنوں پیٹ میں بعض خطرناک مرض کی بنا پر بھوبنیشور میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں بعض ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ جس کی وجہ سے اُن کے والد محترم جناب مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعت بھوبنیشور اور دیگر اقرباء نہایت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی طور پر دُعا کی درخواست ہے۔ دُعا فرمائیں شافیٔ مطلق اور قادر و توانا خدا مکرمہ موصوفہ کو جلد از جلد صحت یاب کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار: سید شاہد احمد سونگھڑوی (اڑیسہ)

(۲) مکرم خادم حسین صاحب تتائی۔ مکرم خلیل احمد صاحب اور مکرم یعقوب صاحب آف چارکوٹ ان دنوں کٹھوعہ میں پولیس ٹریننگ کر رہے ہیں۔ وُہ تمام احباب سے درخواستِ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۳) خاکسار کی بہن امۃ العزیز صاحبہ امسال امرتسر میں B.ED (بی۔ایڈ) کا امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے نیز والدین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی درخواستِ دُعا ہے۔ (خاکسار: رفیق احمد ناصر قادیان)

(۴) مکرم عبد المجید صاحب جنگڑی یادگیر کو ہرنیا کی تکلیف چلی آ رہی ہے۔ احباب سے اُن کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(خاکسار: سید وسیم احمد عجب شیر قادیان)

(۵) خاکسار کا بڑا لڑکا عزیز عبد المالک اس سال بی۔ایس سی۔ فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے نیز خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: عبد الرحمٰن۔ کرڈاپلی)